عباسی اور ملک شاہ سلجوقی، سب یکساں نامور اسلام تھے۔ اس کے بعد سے یہ تمیز ہی اٹھ گئی کہ فی الواقع اسلام کے نقطۂ نظر سے کس شخص کی کیا حیثیت ہے۔ ہر مسلمان جس نے کسی حیثیت سے دنیا میں نام پیدا کر لیا، نامور اسلام قرار دے لیا گیا، خواہ وہ اسلام کا مجرم ہی کیوں نہ رہا ہو۔ "مسلم قوم" کو فخر کرنے کے لیے چند تاریخی بت درکار ہیں تاکہ ان کے کارناموں اور ان کی شہرت کا سہارا لیکر یہ سر اٹھا سکیں یہ مقصد جن شخصیتوں سے بھی حاصل ہو سکتا ہو انہیں ہیرو بنا لیا جائیگا اور وہ زبردستی اسلام کے سر پھیک دیئے جائیں گے۔

یہ کتاب بھی اسی نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہے۔ اس میں جہاں سعد بن ابی وقاص، خالد بن ولید، عمر ابن عبدالعزیز، امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام غزالی، ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ رحمہم اللہ اجمعین جیسے حضرات ناموران اسلام ہیں وہیں جعفر برمکی، متنبی، ابن سینا، حافظ شیرازی، ابوالفضل، غالب، سید احمد خاں، اور مصطفےٰ کمال جیسے لوگ بھی غریب اسلام ہی کے نامور بنا کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس مجموعہ کے مطالعہ سے بچوں میں نیشنلزم کی اسپرٹ تو یقیناً پیدا ہو گی، لیکن وہ یہ نہ جانیں گے کہ اسلامی تحریک کے چلانے والے کون تھے اور اس سے انحراف کرنے والے بلکہ اسکی جڑ کاٹنے والے کون۔ تاہم اس لحاظ سے یہ کتاب ضرور مفید ہے کہ بہت سے بزرگوں کے مختصر حالات اس میں یکجا مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ زبان سلیس اور صاف ہے۔ پیرایہ بیان بھی بچوں کے لیے اچھا ہے۔

ٹیپو سلطان مرتبہ ایم۔ عبداللہ بٹ صاحب۔ ضخامت ڈھائی سو صفحات۔ قیمت غیر مجلد عہ۔ مجلد دو روپے۔ قومی کتب خانہ۔ لاہور۔

یہ کتاب پنجاب کے "وطن پرست مسلم طلبہ" نے شائع کی ہے۔ مختلف حضرات کے پیغامات، مضامین اور نظموں کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ لکھنے والوں میں زیادہ تر وہی لوگ ہیں جو اپنے کو "ترقی پسند" یا "آزاد خیال" کہتے ہیں اگرچہ بعض "غیر ترقی پسند" بھی شریک محفل ہو گئے ہیں۔ لیکن کسی نے ٹیپو سلطان